سوال نمبر:2882

منجانب: محترمہ ثمر بلور صاحبہ، رکن صوبائی اسمبلی خیبر پختونخواہ

نمبر شمار	سوال	جواب / تفصیل
	کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ۔	
(الف)	آیا یہ درست ہے کہ پشاور حلقہ پی کے 78 شہری علاقوں پر مشتمل ہے اور حلقے کے مختلف علاقوں میں گندگی کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں؟	ہاں یہ درست ہے کہ پشاور کا حلقہ پی کے 78 شہری علاقوں پر مشتمل ہے۔ یہ بات غلط ہے کہ مختلف علاقوں میں گندگی کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں۔ ہر علاقے سے روزانہ کی بنیاد پر گندگی اٹھائی جاتی ہے۔ جن علاقوں تک گاڑیاں پہنچ نہیں سکتیں وہاں ہتھ ریڑھیوں کے ذریعے گندگی ٹرانسفر سٹیشن منتقل کی جاتی ہے۔ جہاں سے اسے گاڑیوں کے ذریعے اٹھا کر ٹھکانے لگایا جاتا ہے، گنجان آباد اور تنگ گلیوں والے علاقوں سے براہ راست گندگی اٹھانے کے لئے 20 منی ڈمپرز (رکشہ سروس) کو حال ہی میں فلیٹ میں شامل کیا گیا ہے۔
(ب)	آیا یہ بھی دست ہے کہ پشاور میں صفائی کے نظام کو بہتر بنانے کیلئے ڈبلیو ایس ایس پی کا ادارہ قائم کیا گیا ہے لیکن پشاور بدستور صفائی کے بحران سے دوچار ہے	ہاں یہ درست ہے کہ پشاور میں صفائی کے نظام کو بہتر بنانے کیلئے ستمبر 2014 میں ڈبلیو ایس ایس پی قائم کی گئی ہے۔ پشاور صفائی کے بحران سے دوچار نہیں ہے نہ صرف روزانہ کی بنیاد پر گندگی اٹھائی جاتی ہے بلکہ مانیٹرنگ بھی کی جا رہی ہے۔ علاوہ ازیں 24 گھنٹے شکایات کے اندراج کے لئے سیل کام کر رہا ہے سیل میں موصول ہونے والی شکایات متعلقہ زونل دفاتر کو بھیجی جاتی ہیں جن کے حل کے لئے فوری اقدامات اٹھائے جاتے ہیں۔
(ج)	اگر الف اور ب کے جوابات اثبات میں ہوں تو ڈبلیو ایس ایس پی کا ادارہ کب قائم کیا گیا۔ اب تک اس ادارے میں کتنے افسران تعینات کیے گئے ہیں۔ نیز ڈبلیو ایس ایس کے افسر کی تعیناتی کس طریقے کار کے تحت کی جاتی ہے ڈبلیو ایس ایس پی پر اب تک کتنے اخراجات ہوئے اسکی کارکردگی کی تفصیل فراہم کی جائے۔	ڈبلیو ایس ایس پی ستمبر 2014 میں قائم کی گئی ہے۔ ڈبلیو ایس ایس پی میں اب تک 81 افسران بھرتی کر کے تعینات کیے گئے ہیں۔ جن میں چیف ایگزیکٹیو آفیسر، جنرل منیجر، اسسٹنٹ منیجرز، سب انجینئر اور افسران شامل ہیں۔ ڈبلیو ایس ایس پی کے سربراہ کی تعیناتی کے لئے بورڈ آف ڈائریکٹر اخبارات میں اشتہار شائع کرتا ہے جس کے جواب میں درخواستیں وصول کی جاتی ہے۔ مقررہ تاریخ گزرنے کے بعد ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ، جنرل منیجرز درخواستوں کی جانچ پڑتال کرتے ہیں اور ابتدائی فہرست تیار کرتے ہیں، ابتدائی فہرست بعدازاں بورڈ آف ڈائریکٹرز پر مشتمل ہیومن ریسورس کمیٹی کو بھیجی جاتی ہے جو امیدواروں کی حتمی شارٹ لسٹنگ کرتی ہے۔ اور اہل امیدواروں کو انٹرویوں کے لئے بلاتی ہے بورڈ آف ڈائریکٹرز ہی پر مشتمل ایچ آر کمیٹی امیدواروں کا انٹرویو کرتی ہے اسی کی روشنی میں میرٹ لسٹ تیار کرتی ہے۔ انٹرویو منٹس شیٹ اور فہرست ٹاپ کرنے والے امیدواروں کی سمری بنا کر وزیر اعلیٰ کو منظوری کے لئے بھیجی جاتی ہے۔ وزیر اعلیٰ کی منظوری کے بعد ڈبلیو ایس ایس پی انتظامیہ منتخب امیدوار کو آفر لیٹر جاری کرتی ہے۔ **ڈبلیو ایس ایس پی کی کارکردگی:** **(1) سالیڈ ویسٹ:** روزانہ اندازاً ایک ہزار ٹن کوڑا کرکٹ پیدا ہوتا ہے جس میں سے ڈبلیو ایس ایس پی روزانہ کی بنیاد پر 783 ٹن یعنی 78 فیصد اٹھا کر ٹھکانے لگاتی ہے۔ جب ڈبلیو ایس ایس پی بنی تو یہ شرح 58 فیصد تھی۔ ستمبر 2018 تک ایک لاکھ 3854 ٹن گندگی کے پرانے ڈھیر ختم کے گئے ہیں۔ روزانہ کی بنیاد پر اپنی حدود میں نالیوں سے 50 ٹن ریت، پتھر اور دیگر گندگی نکالے جاتے ہیں اب تک نو ہزار 398 آوارہ کتوں کو مارا گیا ہے گندگی بارے اب تک 28 ہزار 557 شکایات موصول ہوئیں۔ شکایات حل کرنے کی شرح 99 فیصد ہے۔ **(2) فراہمی آب:** اب تک پشاور میں 268.32 کلومیٹر بوسیدہ پائپ لائن تبدیل کی گئی ہے۔ 24 فلٹریشن پلانٹس کو بحال کیا ہے۔ 33 نئے ٹیوب ویل بنائے گئے ہیں۔ 458 بار پانی کا ٹیسٹ کیا

		گیا ہے۔ پانی بارے 51ہزار153 شکایات موصول ہوئیں جنہیں حل کیا گیا۔ 35ہزار243 غیر قانونی کنکشنز کی نشاندہی کر کے ریگولرائزیشن شروع کر دی ہے۔ غیر قانونی کنکشنز کو قانون کے دائرے میں لانے کے لئے مہم جاری ہے۔ قانونی کنکشنز کی تعداد 56ہزار980 ہے۔ ٹیوب ویلوں کے بجلی بلوں میں کمی لائی گئی ہے۔ **(3) ڈرینج، سیوریج:** 1002.28 کلومیٹر نالیوں کو صاف کیا گیا۔ سیوریج اور ڈرینج بارے 21ہزار937 شکایات حل کیں۔ دو لاکھ دو ہزار709 رننگ فٹ نالیوں کو مرمت کیا گیا۔ دو لاکھ ایک ہزار115 رننگ فٹ گلیوں کو تعمیر و مرمت کیا گیا۔ **(4) بجٹ:** 2014-15 1,796.21 ملین روپے 2015-16 2,170 ملین روپے 2016-17 2,363 ملین روپے 2017-18 2,191 ملین روپے گرینڈ ٹوٹل: 8,520.21 ملین روپے